JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION ANDCULTURE(JICC)

Volume 07, Issue 02 (July-December , 2024)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903

Issue: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/17
URL:https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/219
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.1489109

Title An Exploratory Study of Urdu Literature on the Antichrist (Dajjal)

Author (s): *Saira Nazeer,Dr Inam Ul Haq*

Received on: 15 June, 2024
Accepted on: 15 November, 2024
Published on : 25 December 2024

Citation: *Saira Nazeer,Dr Inam Ul Haq*," An Exploratory Study of Urdu Literature on the Antichrist (Dajjal)" JICC:7 no,2 (2024):19-38

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

اُردو ادبیاتِ دجال کا تعارفی مطالعہ

An Exploratory Study of Urdu Literature on the Antichrist (Dajjal)

*Saira Nazeer
**Dr Inam Ul Haq

Abstract

This study presents a thorough and Comprehensive review of Urdu religious literature focused on the figure of Dajjal (Antichrist) and related themes, such as the signs of the Day of Judgment and the trials (fitan) associated with the end times. The research methodology involves an in-depth analysis of a wide range of primary texts, including general books, research articles, academic theses, and scholarly papers that directly engage with the topic of Dajjal. These texts represent various perspectives within Islamic scholarship and provide valuable insights into the theological, historical, and eschatological aspects of Dajjal's role in Islamic thought. The study also explores how these works address themes of conspiracy, particularly the association of Dajjal with Jewish and Zionist narratives, which are often highlighted in these discourses. Major findings suggest that these works collectively not only deepen the understanding of Dajjal's symbolic and literal significance in religious eschatology but also offer comparative analyses, examining the figure of Dajjal across different religions, particularly Islam, Christianity, and Judaism. The paper concludes by offering an introductory overview of Urdu books specifically dedicated to Dajjal, emphasizing their scholarly contributions in elucidating this complex and multifaceted subject within religious discourse.

Keywords: *Dajjal, Urdu religious literature, signs of the Day of Judgment, South Asian scholars, religious perspectives, Antichrist, theological analysis.*

……………………..

*Mphil Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad. PST, Punjab Education Department. Saira.nazir1981@gmail.com
**Assistant Professor, Department of Islamic Studies, RIphah International University, Islamabad. Inamul.haq@Riphah.edu.pk, inaseem_84@yahoo.com

مسلم ادبیات میں آخری زمانے، علامات قیامت، فتن اور دیگر موضوعات پر تفصیلی مباحث موجود ہیں۔ انھی موضوعات میں سے ایک اہم موضوع دجال ہے۔ اردو دینی ادب میں دجال اور متعلقہ امور پر قابل قدر مواد موجود ہے۔ ان میں عمومی کتب، تحقیقی مضامین، جامعاتی مقالہ جات اور مجلاتی مضامین شامل ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں ان ادبیات کا ایک تعارفی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ دجال کے متعلق کام کے سلسلے میں ان کے مطالعے کی اہمیت واضح ہے، ذیل میں ان کتب اور تحقیقی کام کا جائزہ لیا جائے گا، جن سے دجال کا تعارف اور بھی واضح ہو جائے گا۔

موضوع زیر بحث سے متعلق عبد اللہ اسلام کا تحریری کام موجود ہے، جس میں انہوں نے اسرار عالم کی چار کتابوں پر تبصرہ کیا ہے۔ [1] اس مقالہ نے میں، عبد اللہ اسلام نے اسرار عالم کی چار کتابوں پر تبصرہ کیا ہے جن کا موضوع دجال ہے۔ معرکہ دجال اکبر (تکفیر، تدبیر، تعمیل)، دجال خطرات و تدابیر، یاساری الجبل ! کیا دجال کی آمد آمد ہے ؟ اور دجال پر تبصرہ کیا ہے۔ اسرار عالم کی یہودی اور صیہونی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی کوششوں کو سراہا اور واضح کیا گیا ہے۔

اسی طرح غلام رسول عدیم نے اپنے ایک مضمون [2] میں اسرار علم کی کتاب دجال پر تبصرہ لکھا ہے۔

اس کے علاوہ کچھ تحقیقی مواد موجود ہے، جن میں مختلف مذاہب میں دجال کی فکر کا تقابلی مطالعہ، یا پھر دجال اور متعلقات کو سمجھنے کی کوشش ہے۔ جیسے رفعت ناز شوکت کا اسلام, مسیحیت اور یہودیت میں دجال کا تصور: تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ [3]، سمیرا سرور کا مقالہ: فتنہ خروج دجال کے اثرات کا اسکا اور یہودیت کی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ [4]، اسی طرح سامی ادیان میں تصور دجال کا تقابلی جائزہ [5], وغیرہ شامل ہیں۔ ایک اہم کتاب رشید ارشد کی احادیث فتن کی تفہیم کے اصول [6] ہے۔ اس کتاب کے چھٹے باب میں "علامات قیامت اور برصغیر کے مفکرین" کے عنوان کے تحت برصغیر کے کچھ مفکرین کے آراء کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

دجال سے متعلقہ اردو کتب

اس عنوان کے تحت ان کتابوں کو تعارف پیش کیا جارہا ہے جو براہ راست دجال کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ وہ کتابیں جن میں دجال یا متعلقات دجال ضمنی طور پر شامل ہیں وہ یہاں موضوع بحث نہیں۔

۱۔ یاساری الجبل ! کیا دجال کی آمد آمد ہے ؟ [7]

اسرار عالم کی اس کتاب میں نہ صرف دجال کی آمد کو دیکھا گیا ہے بلکہ یہود قوم کی معاصر ترقی کو دجال کی آمد کی

تیاریوں کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔احادیث کی روشنی میں موجودہ حالات کی وضاحت اس تاثر پر مبنی ہے کہ واقعی دجال کی آمد قریب ہے اور دجال کے جساسہ، شیطان کی مدد اور حمایت سے مسلسل انسانیت اور مسلمانیت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔اس سلسلے میں وہ یہود کے نظام کو ابلیس کا نظام قرار دیتے ہیں، نیز ترتیب کا ذکر کرتے ہیں، جس کے مطابق عالمی تسلط کی راہ ہموار کی جارہی ہے جو یہود کا ایک خواب ہے۔اسرار عالم تحدیات کا ذکر بھی کرتے ہیں جو اسی سلسلے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔آپ یہود کی پیشن گوئی کا ذکر کرتے ہیں جس میں یہود دجال کو نجات دہندہ سمجھتے ہوئے کاربند عمل نظر آتے ہیں۔اسی حوالے سے انیسویں صدی کو یہود کی تیاری کی صدی قرار دیتے ہیں۔اسرائیل کی ریاست کے قیام کو بھی اسی تناظر میں زیر بحث لاتے ہیں۔

۲۔فتنہ دجال قرآن وحدیث کی روشنی میں [8]

محمد ظفر اقبال کی کتاب دجال کے فتنے کی تشریح کرتی ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پر مبنی ہے۔پہلے باب میں دجال کے قرآن میں تذکرے پر بھی بات کی گئی ہے۔دوسرے باب میں دجال کے حلیے،اس کی آنکھیں،پیشانی،اس سے وابستہ خوارق کا تذکرہ ہے،اس ضمن زیادہ اہمیت امام قرطبیؒ کی آراء کو دی گئی ہے۔ تیسرے باب میں ابن صیاد کے دجال ہونے یا ہونے کی گفتگو کو جگہ دی گئی ہے۔چوتھے باب میں دجال کے خروج کی واقعاتی ترتیب کو زیر بحث لایا گیا ہے۔نیز قتل دجال کے بعد کے حالات بھی درج ہیں۔پانچویں باب میں ان افکار کا محاسبہ کیا گیا ہے جو دجال سے متعلقہ امور پر نقد کرتے ہیں۔چھٹے باب میں فتنہ دجال سے حفاظت کی تدابیر کو ذکر کیا گیا ہے، ساتویں باب میں دجال سے متعلق مذاہب ثلاثہ کے تناظر میں موضوع کو دیکھا گیا ہے۔ جبکہ آٹھویں باب میں دجال کے بارے میں احادیث کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب میں دجال کے بارے میں تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہل انداز میں ذکر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔اس کتاب کی خصوصیت ہے کہ ساٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جو سب فتنہ دجال کے متعلق احادیث کے راوی ہیں، کی روایات کو یکجا کیا گیا ہے۔ان کے علاوہ تین خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم، ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اور دیگر چوّن صحابہ کرام کی روایات شامل ہیں۔آخر میں کتاب کے تمام ماخذ ومراجع کی فہرست شامل ہے۔

۳۔احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ [9]

شبیر احمد ازہر ان لکھاریوں میں سے ہیں جنھوں نے دجال سے متعلقہ احادیث کو من گھڑت، جھوٹ سچ کی

آمیزش پر مبنی قرار دیا ہے۔ان کی مذکورہ کتاب، متعلقہ احادیث کو اسرائیلی روایات سے متاثر ہو کر دجال کی کہانی بیان کرنے سے تعبیر کرتے ہیں۔اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ اکابر صحابہ میں سے کسی نے احادیث دجال کو بیان کیوں نہیں کیا۔ان کا خیال ہے کہ صحیحین میں ان احادیث کی موجودگی محض استاد شاگرد کے ادب کی وجہ سے ہے[10] انکو تحقیق کے بغیر شامل کیا گیا ہے۔کتاب کی ترتیب یوں ہے کہ شبیر ازہر متعلقہ حدیث کو نقل کرتے ہیں اور پھر اس پر رد کرتے ہیں۔اور اس ضمن میں راویوں پر بحث بھی کرتے جاتے ہیں۔

۴۔آثار قیامت اور فتنہ دجال کی حقیقت[11]

اسلم زاہد کے ترجمے کے ذریعے اردو میں منتقل ہونے والی شاہ رفیع الدین کی یہ کتاب دجال کی آمد سے لے کر تمام واقعات کو احادیث کی روشنی میں بیان کرتی ہے۔ کتاب کا پہلا حصہ شاہ رفیع الدین دہلوی کا لکھا ہوا ہے جبکہ دوسرا حصہ اسلم زاہد نے لکھا ہے جس میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ سے سامنے کا ذکر کرتے ہوئے مودودی اور شبیر ازہر میرٹھی کے نظریات کو بالخصوص ذکر کیا ہے۔کتاب کی خاصیات اس میں موجود قتل دجال اور نزول عیسی کے بارے میں کتب کی فہرست ہے۔اسکے علاوہ یہود کی دجال کے آنے پر تیاری پر بھی لکھا گیا ہے۔

۵۔معرکہ دجال اکبر، تکفیر، تدبیر، تعمیل[12]

اسرار عالم کی یہ کتاب دو جلدوں میں لکھی گئی ہے، پہلی جلد میں اہداف یہود اور اہداف دجال پر نظر ڈالی گئی ہے، پھر خروج مہدی اور خروج دجال کا بیان ہے۔خوارق میں، دجال کے اللہ پر حملے (معاذ اللہ) کی کوشش کے سلسلے میں یہود کی تدابیر پر لکھا گیا ہے۔اور ساتھ ہی مسلم امہ کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیا ہے۔پہلے حصے کا آغاز امت مسلمہ کی حالت کے بیان سے لیا گیا ہے اور وضاحت کے لیے تصویری خاکہ بھی دیا گیا ہے۔اور "صراط سوی "اور "صراط غوی" کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور دو چیلنج جن سے امت دوچار ہے کا ذکر کیا گیا ہے، پہلا چیلنج امت کی زندگی کو ختم کرنا قرار دینا جو دین اللہ سے دوری سے خود ہی ممکن بن جائے گی۔دوسرا چیلنج جو دجال کی منتظر اقوام دے رہی ہیں۔اس بارے میں اسرار عالم حضرت موسیٰؑ سے داؤدؑ تک پہلا مرحلے سے دجال تک کے پچھے مراحل میں ترتیب کے ساتھ دجالی منصوبہ سازیوں کو دیکھتے ہیں۔وہ آئن سٹائن اور نیوٹن، کا ذکر کرتے ہیں اور ان سب کے پیچھے مقاصد صرف قدرت کے کاموں میں دخل اندازی کو قرار دیتے ہیں۔آپ جدید ایجادات جیسے بائیو میٹرکس اور جینیٹک انجینئرنگ بھی یہود کی دریافت ہیں جو دجال کے عزائم کو پورا کرنے کے لیے مستعمل ہیں۔

اگلے حصے میں ان درپیش مسائل کو مزید واضح کرتے ہیں ۔اسی طرح آپ اہل ہمم کو بھی تین مراحل میں بیان کرتے ہیں۔اسرار عالم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ طیبات کو بڑھایا جائے، سنت کی پیروی، علوم و ادب سے تعلق، تاریخی اور تکوینی علوم کا حصول، غذا اور زندگی کو فطرت کے اصولوں پر رکھنے، مساجد کو آباد کرنے کو مسائل کا حل کرتے ہیں۔کتاب کی زبان کئی مقامات پر قدرے مشکل ہے۔

۶۔فتنہ دجال اکبر، خطرات وتدابیر[13]

اس کتاب میں اسرار عالم خروج دجال، امام مہدی کا آنا اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا ذکر کرتے ہیں۔ نیز عالمگیر تسلط کی یہودی کوششوں کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔اسرار عالم اس فتنے کو پانچ مربوط فتنوں میں گنتے ہیں فتنہ سحر و تسخیر، فتنہ مال وبنون، فتنہ جنس، فتنہ فحش، فتنہ کثرت پیداوار۔ پھر کس طور دجال ان فتنوں سے کام لے گا کہ بڑے فتنے کی راہ ہموار ہو جائے۔سب سے بڑی ضرب خاندانی نظام پر لگے گی، لہذا لازم ہے کہ عدل، سنت، اور قرآن کا رائج نظام ہی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہو۔ورنہ کائناتی جنگ کی فضا تیار ہونے میں دیر نہ لگے گی۔اسی بات کو لے کے امتی سطح پر اصلاح پر زور دیتے ہیں جو اجتماعی اور انتظامی ہر دو سطح پر ہو۔اور مسلم کی تعریف کے مطابق چلنے کی روش کی تلقین کرتے ہیں تاکہ فروعی اختلافات سے قطع نظر دجالی فتنے سے بچاؤ کی تدبیر ممکن ہو۔اسی فکر میں میکانزم سے الگ رہنے کا سبق دیتے ہیں۔اس مقصد کے حصول کی ایک شکل خلافت کا قیام بھی ہو سکتی ہے اور ذہنی فکری نشوونما بمطابق سنت کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، کہ علم نافع کی سوچ اور ماحول بن جائے اور یہ نفاق فی سبیل اللہ کے طریق پر ہونا ہی حل ہے۔اور یہ کام مربوط مفصل نظام سے جڑا ہونا ہی امت مسلمہ کی حفاظت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔طیبات کے حصول کی بھرپور فضا سے ہی خباثت دجال کم ہو گی۔اور یہ سب سنت کو اوڑھنا بچھونا بنانے سے ہی ممکن ہے کہ بے شک پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے، پاکیزگی ہی حصول تقوی کی شرط ہے اور تقوی ہی حفاظت کی ڈھال ہے۔بے شک دجال کے حوالے سے پر مغز تحریر ہے۔

.۷۔معرکہ عظیم[14]

یہ رضی الدین سید کی مقبول ترین کتاب ہے جس کے ابھی تک چھ ایڈیشن آ چکے ہیں۔آغاز کتاب میں یہود اور ان کے جرائم کا ذکر قرآن پاک اور ارض سماوی کی روشنی میں کیا گیا ہے جو کہ لگ بھگ تینتالیس کے قریب ذکر کیے گئے ہیں اور اس کے اختتام پے دیوار گریہ کی تصویر بھی دی گئی ہے۔پھر دجال کا مقام یہود کی نظر میں نیز اسکی آمد

کی تیاریوں میں، امریکہ کا ذکر خاص ہے۔ جس میں امریکہ کی سرکاری مہر کو یہود کی تنظیم فری میسن کی مہر اور نشان قرار دیا گیا ہے۔ برطانیہ کو بھی یہود کی پہلی غیر اعلانیہ ریاست ذکر کیا ہے۔ کتاب کے درمیانی حصے میں نزول عیسی علیہ السلام اور حضرت مہدی کا ذکر ہے۔ جہاں ملحمہ الکبری کو دیکھا گیا وہاں عیسائیت نے کس طرح یہودیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیے، کو بھی ٹٹولا گیا ہے۔ کتاب کے آخری حصے میں اسرائیل اور اس کے بارے میں قائد اعظم کے بیان شامل ہے، ساتھ ہی بھارت اور اسرائیل کی مماثلت اور بطور نظریاتی ریاست اسرائیل اور پاکستان کا تقابل کیا گیا ہے۔ وسعت نظری کے ساتھ یہود کو بحیثیت قوم بھی پرکھا گیا ہے۔ اخیر حصے میں اخبارات کے ٹکڑے اور نقشے بھی وضاحت کے لیے مہیا کیے گئے ہیں۔

۸۔ تیسری جنگ عظیم اور دجال[15]

عاصم عمر کی یہ کتاب مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد نبی ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حالات کو سمجھنا ہے، تاکہ امراض کی تشخیص ہو تاکہ علاج ممکن ہو۔ پہلا باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیوں اور حضرت مہدی کے بارے میں ہے جبکہ دوسرے باب میں دجال کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں یہود کی نظر میں دجال کی اہمیت و حیثیت کے ساتھ ساتھ فتنے کی وسعت کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ دجال کے بارے میں تمام تر تفصیلات شامل ہیں۔ کتاب میں موجود احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر ضعیف احادیث بھی نقل کی ہیں۔ مزید ان احادیث کی وضاحت موجود ہے جو مختلف لشکروں کو زیر بحث لاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضخامت سے بچنے کے لیے اختصار سے کام لیا گیا ہو، اسکی لکھائی کے دوران جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے حوالہ جات بھی آخر میں درج ہیں۔

۹۔ برمودہ تکون اور دجال[16]

موضوع زیر بحث پر عاصم عمر کی یہ دوسری کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کے بھی تین حصے ہیں پہلے حصے میں دجال اور یہود کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے "برمودہ تکون" اور اس سے جڑی کہانیاں جن میں اڑن طشتریاں اور جہازوں اور آبدوزوں کے اغواء کا معاملہ زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں فتنوں کے متعلق حضور ﷺ کی احادیث ذکر کی گئی ہیں اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں، "تیسری جنگ عظیم اور دجال" میں شامل احادیث کو نہیں دہرایا گیا ہے۔ اس بات کو بیان کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر آخرت کے بعد

دجال آزاد ہے اور خروج کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ تحریر میں اہم بات آئن سٹائن کا دجال سے واسطہ بھی ہے اور یہود قوم کی سرپرستی میں تیاریاں بھی زیر بحث ہیں۔اس حوالے سے جدید تہذیب کو بھی دجالی تہذیب ہی گردانتے نظر آتے ہیں۔لکھنے کا انداز آگاہ کر کے خبردار کرنے کا ہے۔

۱۰۔دجال کون، کب، کہاں؟[17]

ابولبابہ شاہ منصور کی یہ کتاب اس موضوع پر ان کے سلسلہ تحریرات کا پہلا مجموعہ ہے۔اس کتاب میں دجال کون کب اور کہاں، اسکی دعوت کی نوعیت، اسکے خوارق اور پیروکاروں کے تعارف اور اس سے بچنے کی تدابیر کو ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب کا آغاز امام مہدی کے نام خط سے کیا گیا ہے جو شاہ رفیع الدین نے کعبہ کے متولیوں کو اس آس پر تلوار کے ساتھ دیا تھا کہ جب مہدی آئیں تو انکے نام کی تلوار بھی کسے مجاہد کو دیں۔کتاب میں دجال کی شخصیت سے متعلق مختلف افکار پر جامع تبصرہ کیا گیا ہے۔کتاب میں حلیہ دجال کی بحث امریکہ سے شروع کی ہے کہ اس کی مادیت کی آنکھ دجال کے مشابہ ہے۔دجال کی طاقت کے اظہار میں موجودہ دور کی ٹیکنالوجی کے اعداد و شمار کو بھی دلیل کے طور پر دیکھتے ہیں، اسی طرح آئی ایم ایف، ڈبلیو ایچ او، جادو، ایم کے الٹرا، مائیکرو چپنگ، شارٹ ویژن، بیک ٹریکینگ کا بھی خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ دجال کی علامات، اسرائیل کی تاریخ اور حالات کو دجال سے منسلک کڑیوں کی شکل میں جانچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ابولبابہ شاہ منصور کے مطابق فری میسنری، ایک تحریف شدہ یہودیت اور نفس و شیطان پرستی کا نام ہے جو عالمی حکومت یعنی دجال کی ریاست کے لیے کوشاں ہے۔اس موضوع پر طویل گفتگو کی گئی ہے۔قدرتی وسائل پر تجربات کو دجال سے جوڑتے ہیں۔آپ فتنہ دجال سے بچنے کی تدابیر میں تلاوت سور کہف کا اہتمام، صحابہ کے اخلاق کی پیروی، مسنون طرز زندگی، جہاد، شہروں سے دور رہائش وغیرہ کو ذکر کرتے ہیں۔ اس وقت کی نشانیوں میں سونے کے پہاڑ کا ظاہر ہونا، لشکر کا زمین میں دھنسنا، منیٰ میں خون ریزی، کا ذکر عمومی اور دو گرہن اور دو چاند کا ذکر خصوصی طور پر کیا ہے۔کتاب کا اہم پہلو متعلقہ نشانیوں کی عصری تطبیقات ہیں۔

۱۱۔دجال ۲ عالمی ریاست، ابتدا سے انتہا تک[18]

اپنے سلسلے کی یہ دوسری کتاب ہے اس میں عالمی ریاست کو زیر بحث لایا گیا ہے۔کتاب میں دجال ریاست کے پس منظر میں خلافت عثمانیہ کے خاتمے کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ جمہوریت پسندی، قوم پرستی، لادینیت، اصلاح

پرستی، مملکتی اشتراکیت،دجال ریاست کے خاکے کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ کرہ ارضی پر قبضے کو دجالی ریاست کا مقصد بیان کیا گیا ہے جس کو مذہبی بنیادوں پر چلایا جائے گا۔ ذہنی تسلط، جادو وغیرہ کے ذریعے دجالی ریاست کے عزائم مکمل کرنے میں کاوشیں ہوں گے اس سلسلے میں مائیکرو چپس پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔بیک ٹریکنگ کو بھی کنڑول کی ایک شکل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ فضائی تسخیر ،اڑن طشتریاں، برمودہ وغیرہ پر بھی تفصیلی بحث موجود ہے۔ کتاب یہ دعوی کرتی ہے کہ امریکہ ہی خفیہ دجال حکومت ہے۔ابولبابہ شاہ منصور اس کشمکش کو "معرکہ عشق و عقل" سے تعبیر کرتے ہیں۔اور بچنے کی تدابیر میں توبہ،اللہ پر یقین،دین کی حفاظت، کہف کی تلاوت، صحابہ جیسی سیرت کو اپنانے کی روش، جہاد مال و جان کی ترغیب، تحفظ نسل اور میڈیا کا درست استعمال بتاتے ہیں۔

۱۲۔دجال ۳[19]

ابولبابہ نے کتاب کا آغاز دجالی نظام کے قیام کی دستاویز سے کیا ہے۔ جس میں " یاسیت "کا ماحول اور پرچار کرنے کی ترغیب من جانب یہود کا ذکر ہے۔یہود کی "سپر گورنمنٹ "کی اصطلاح پر بھی بات کی گئی ہے اور " مطلق العنان بادشاہ" کے الفاظ بھی یہود استعمال کرتے ہیں جس کی آڑ میں دجال کا ہی ذکر ہے۔اور اس ریاست کے قیام کے لیے کوئی اصول نہیں بلکہ ہر حربہ آزمانے کی بات یہود کرتے ہیں۔اس "پروٹوکول "کی انوکھی باتوں کو واضح کرنے کی ممکنہ کوشش کی گئی۔ دوسری کتاب "پلان ٹو" ہے جو روسی جاسوس خاتون "جسٹائن جلمکا" کے ہاتھوں سامنے آئی۔ایک دلچسپ بات ذکر کی ہے کہ یہ کتاب مارکیٹ میں آتے ہی غائب ہو جاتی ہے۔اور اگر منظر عام پر آجائے تو اسکی پر اسراریت پر قائل کرنے کی کوشش شعوری کرتے ہیں نیز وہ کتاب میں یہود کا لفظ بھی محض دو بار استعمال کرتے ہیں اور اگر باریک بینی سے مطالعہ پر واضح ہوتا ہے کہ " تسخیر عالم کا منصوبہ " پیش نظر ہے۔ دوران تحریر وہ عرب کے بڑے ناموں کا ذکر کرتے ہیں جن میں اردن شاہی خاندان،انور سادات، یاسر عرفات، حسین بن علی شامل ہیں۔اسی بحث میں فیصل وائز مین معاہدے کا تذکرہ ہے جس میں یہود سے وفاداری کو محسوس کیا جا سکتا اور اسرائیل کے قیام کی کوشش واضح نظر آتی ہے۔وہ عرب کی ریاست کو اسرائیل نواز کا نام دیتے ہیں اور ساتھ ہی اسرائیل کی کہانی پر مشرقی تحقیق اسرائیل سے اسرائیل تک کا تذکرہ کیا ہے، پھر مغربی مفکرین کی نظر میں دجالی ریاست کا جائزہ لیا گیا ہے۔اخبار کی تصاویر بھی اس حوالے سے کتاب میں شامل ہیں اور دوسری جنگ عظیم کو بھی اسی دجالی ریاست کے قیام کی کڑی بتایا گیا ہے۔اسی تناظر میں صہونیت کے کردار کو بے نقاب کیا

ہے۔ جس میں مسلمانوں کی نسل کشی کی شعوری کوششوں کو خود یہود کی زبانی تحاریر کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔ لیکن انصاف پسند یہودیوں کا تذکرہ بھی کھلے دل سے کیا ہے جو اس کام میں صہونیت کے ساتھ نہیں ہیں۔ ثبوت کو دلیل کے طور پر مصنف کا خاص کام انفرادی ملاقاتوں کا ہے۔ جس کی وجہ سے مصنف کو جس تفتیشی عمل سے گزرنا پڑا، کا احوال بھی کتاب کا حصہ ہے کتاب میں پراسرار دجالی علامت بھی شامل ہیں یہ علامات بارہ گنوائی ہیں جن کا مقصد شیطان کی راہ ہموار کرنا ہے۔ کتاب کے آخر پر قارئین کے سوال جوابات بھی درج ہیں جو کتاب اور مصنف دونوں کی وضاحت کرتے ہیں۔

۱۳۔ دجال اور علامت قیامت [20]

عمران ایوب لاہوری کی یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں قیامت کی چھوٹی علامات بیان کی گئی ہیں، انھی میں قیامت کی نشانیوں میں مسلمانوں کی ترک جنگ کا ذکر کیا ہے اور یہ ترک کون ہوں گے اس بارے میں بنو قطورا کو ہی ترک قرار دیا ہے۔ اور اس ضمن مختلف آراء کو زیر بحث لایا ہے۔ دوسرے حصے میں خروج دجال پر بحث ہے نیز اس کا دجال کے نام سے موسوم ہونے کی کیا وجوہات ہیں پر مختلف علماء کی آراء کو قلمبند کیا گیا ہے۔ جبکہ تیسرے حصے میں قیامت کی بڑی اور فیصلہ کن علامات کا ذکر ہے۔ جن میں حضرت اما م مہدی کا ذکر بھی شامل ہے۔ آخر میں نتائج بحث کو بھی جگہ دی گئی ہے۔

۱۴۔ فتنہ دجال اور اس سے نجات کا راستہ [21]

عمران ایوب لاہوری کی اس کتاب کے آغاز میں قیامت کی علامات کا ذکر ہے۔ ان میں پہلی نشانی خود نبی پاک ﷺ کی بعثت ہے۔ دوسری علامت چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ہے اسی طرح زنا کا عام ہونا، جہالت کا دور دورہ ہونا، اچانک موت، زندوں کا مردوں پر رشک کرنا، بلند بالا عمارتیں بنانا، امر بالمعروف کا چھوڑ دینا شامل ہیں۔ بڑی علامات میں خروج دجال، ظہور مہدی، نزول عیسی، یاجوج ماجوج کا خروج، دھوئیں کا ظاہر ہونا، دابتہ الارض کا نکلنا، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، تین جگہ زمین کا دھنس جانا، آگ ظاہر ہونا اور دنیا پر صف بدترین لوگ رہ جانا لکھی ہیں۔ اسکے بعد فتنہ دجال، دجال کی وجہ تسمیہ کو بیان کرتے ہیں۔ علامات دجال میں جن امور کو ذکر کیا ہے ان میں شرک، عورتوں کی کثرت اور کام میں شرکت، دین کا اجنبی ہو جانا، فحاشی اور بخل کا بڑھ جانا شامل ہیں، رومیوں کی تعداد بڑھ جانا، مسلم عیسائی مل کر کسی دشمن سے لڑیں گے مسلم عیسائیوں کے درمیان

جنگ، سونے کے پہاڑ کا ظاہر ہونا، قسطنطنیہ کی فتح، تلواروں کے دور کا واپس آنا وغیرہ شامل ہیں۔ کتاب کے آخری حصے میں دجال سے نجات کے طریقے، س نت کو سامنے رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ ان میں اللہ سے پناہ مانگنا، سورہ کہف کی آیات یاد کرنا، مکہ اور مدینہ میں سکونت اختیار کرنااور ظاہر ہو جانے پر سامنا نہ کرنا شامل ہیں۔ الغرض ہر طرح سے دجال کی تشخیص اور حد ممکن بچاؤ کی تدابیر کی ترغیب دی ہے۔

۱۵۔ ایک آنکھ والا دجال[22]

گوہر مشتاق کی یہ کتاب دجال کے بارے میں تحقیقی کتاب ہے۔ اسکا دوسرا ایڈیشن آچکا ہے جس میں احادیث کی تخریج بحوالہ دی گئی ہے۔ اس کتاب کا اہم موضوع، ان مسائل پر بحث ہے جو اسلام اور دجالی تہذیب کے تصادم سے متعلق ہیں۔ اس کتاب میں دجال کے ایجنٹس کو موضوع بنایا گیا ہے، جن کا نشانہ مسلمانوں کی خانگی زندگی ہے۔ دجالی تہذیب کے آیئنہ دار انٹرنیٹ، مخلوط تعلیم، ویلنٹائن ڈے، موسیقی کا فروغ جیسے مضامین کا دجالی ایجنٹ کی صورت میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی آڑ میں کس طرح دجالی جدیدیت کے سیلاب میں مسلم فکر کو پامال کیا جارہا ہے، کے نکتے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور تحقیقی کاوش، کو ترتیب دیا ہے جس میں دجال فکر کے حامل افراد کارل مارکس، فرائڈ، آگست، شوپن بار کی مثالیں رکھ کر عبرت ناک انجام کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ گویا ڈاکٹر گوہر مشتاق کی یہ کتاب جدیدیت سے ہونے والے ذہنی انتشار کو بھی دجال سے تعبیر کرتی نظر آتی ہے۔

۱۶۔ دجال اکبر[23]

امان احمد قاسمی، اس کتاب میں دجال کے نام، خروج، حلیہ، خوارق اور پیروکاروں کا احوال لکھتے ہیں۔ اسی دنیا کا سب سے بڑا فتنہ گردانتے ہیں اور لمحہ فکریہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ صحابہ کرام اس کے بارے میں فکر مند تھے تو ہمیں بھی فکر ہونی چاہیے۔ دجال کا تعارف اسکے نام اور لقب سے کرواتے ہیں اور خروج دجال کا ذکر ترتیب سے کرتے ہیں جس طرح مختلف روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ خاص طور پر دجال کی آنکھ پر تعرض کو دور کیا ہے کہ عیب دار ہوگی مگر اسکے مکر سے ہر ایک کو الگ نظر آئے گی کسی کو دائیں اور کسی کو بائیں اسی طرح سواری کے بارے میں بھی تعرض دور کرتے ہیں کہ فاصلے کے بارے میں الگ الگ روایات کی وجہ یہ بھی ہوسکتی کہ سواریاں ہی دو ہوں۔ دجال کے قیام کی مدت کے ساتھ اس کے اثرات سے بچنے کے مقامات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ دجال کے الوہیت کے دعوے کی بات کے تناظر میں حدیث ذکر کرتے ہیں جس میں موت سے پہلے اپنے رب کو نہ دیکھ سکنے کی بات کی گئی ہے، اسکے مددگار یہود، جادوگر، جن وشیاطین ہونگے ساتھ ہی اسکے خوارق کا تذکرہ

ہے مردوں کو زندہ کر دینے کی شعبدہ بازی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ معجزے تو نبیوں سے مخصوص ہیں لیکن آزمائش کے لیے مقدور ہو گا۔ساتھ ہی دجال کی تصدیق و تکذیب کرنے والوں کا انجام بتاتے ہیں۔۔اور دجال سے محفوظ رہنے کے لیے تعلق باللہ،دعا،جہاد، مغربی تہذیب سے نفرت،مکہ مدینہ کی سکونت،سورہ کہف کی تلاوت، تسبیح و تہلیل کا اہتمام، تجویز کرتے ہیں آخر میں دجال کے متعلق اعتراضات کے جوابات بھی مدلل انداز میں دیے گئے ہیں۔اس طرح کتاب میں تقریباً تمام چیدہ معلومات دجال کے حوالے سے موجود ہیں،ہم کہہ سکتے ہیں۔

۱۷۔دجال اور قیامت کی نشانیاں [24]

مدثر حسین سیال کی یہ کتاب ایم فل علوم اسلامیہ کا تحقیقی مقالہ ہے جو کتابی شکل میں شائع ہوا۔اسکے چار ابواب ہیں۔پہلے باب میں یہودیت کے اندر دجال کے بارے میں عقائد کو بیان کیا گیا ہے،اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدہ یہود کے ساتھ دور جدید کے مسیح بنیاد پرستوں کی مسیح کے ساتھ وابستہ توقعات کو بھی دیکھا گیا ہے۔اور ان کی عملی کاوشوں پر بھی نظر ڈالی گئی ہے جو دجال کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے تشکیل دیے جا رہے ہیں۔دوسرے باب میں مسیحیت میں تصور دجال،کو موضوع بنایا گیا ہے۔تیسرے باب میں الملاحم، ظہور مہدی، خروج دجال اور نزول عیسی علیہ السلام کے متعلق عقائد کو احادیث رسول کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں یہودیت اور مسیحیت کے تصور دجال کا جائزہ لیا گیا ہے اور غلط فہمیوں کی نشان دہی کی گئی ہے جو ان مذاہب میں اس بابت موجود ہیں۔ نیز دجال کے حوالے سے مسلم مفکرین کی آراء کا علمی اور عقلی محاکمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔اس کتاب میں امریکہ کے افغانستان پر حملے کو ظہور مہدی اور دجال کی آمد کے زمانے سے تعبیر کیا گیا ہے، نیز ان مسلم مفکرین کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے جو اس باب میں منفرد تصور رکھتے ہیں۔

۱۸۔حقیقت دجال اور فتنہ قادیانیت [25]

یہ عبید اللہ لطیف کی جامع کتاب ہے جس میں فتنہ دجال اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔یہ چار ابواب پر مشتمل کتاب ہے۔پہلا باب،دجال کے بارے میں اسلامی عقیدہ کا بیان۔دوسرا باب،دجال کے بارے میں قادیانی عقیدہ۔تیسرا باب، قادیانی شبہات اور ان کے جوابات جب کہ چوتھا باب دجال کی حقیقت سے متعلق امور کو شامل ہے۔

دجال سے متعلقہ مقالہ جات

اس عنوان کے تحت دجال اور متعلقات دجال کے بارے میں شائع ہونے والے مقالہ جات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔ جس میں جامعاتی سطح کے مقالہ جات اور مجلات میں شائع ہونے والے مقالات شامل ہیں۔

دجالی نظام کے خدوخال اور حضرت عیسیٰؑ کا خاتمہ دجال: اسلامی تناظر میں [26]

یہ تحقیقی مقالہ تین سوالات کو مخاطب کرتا ہے، دجالیت کے خدوخال کیا ہیں جن کی نشاندہی قرآن حدیث سے ہوتی ہے؟ یہود دجال کی پیروی کیوں کریں گے؟ نیز دجال کی موت حضرت عیسی کے ہاتھوں ہی کیوں ہو گی؟ مقالہ نگار نے الحاد، اظہار الحاد وغیرہ کو دجالیت سے جوڑا ہے۔ لاٹری، میچ فیکسنگ، سپرم ڈونیشن، آسٹولوجی، نیوم رولوجی، ٹیرٹ کارڈ، سود وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔ دجال کی پیروی میں یہودیوں کی دلچسپی کی وجہ یہ بتائی کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ہوگا اور دوبارہ ہیکل تعمیر کرے گا اس لیے یہود اس کی پیروی میں پیش پیش ہوں گے۔ سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل دجال کی حکمت یہ بتائی ہے یہودیت اور نصرانیت میں تحریفات ہوئی ہیں تو جب دجال حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گا تو ان پر حق واضح ہو جائے گا۔ دوسری طرف حضرت عیسی علیہ السلام چونکہ دین محمدی کی پیروی کریں گے تو یہ عیسائیوں پر نبوت محمدی واضح کر دے گا۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر بیشتر جامعات میں دجال اور اس کے متعلقات پر مقالے لکھے گئے ہیں جن کا اجمالی تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

فتنہ دجال اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، محقق فرحانہ اسلم (گومل یونیورسٹی)، یاجوج وماجوج منتخب اردو تفسیری ادب کا مطالعہ، محقق زرینہ یسین (گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور) سامی ادیان میں تصور دجال کا تقابلی مطالعہ، محقق مدثر حسین سیال (یونیورسٹی آف پنجاب)، فتنہ الدجال، محقق محمد شریف (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) فتنہ خروج دجال کے اثرات کا اسلام اور یہودیت کی تعلیمات کی روشنی میں تقابلی جائزہ، محقق سمیرہ سرور (یونیورسٹی آف لاہور) فتنہ دجال اور ظہور امام مہدی، محقق محمد عارف دمڑ (یونورسٹی آف بلوچستان) فتنہ دجال، سامی ادیان کے تصورات کا تقابلی مطالعہ، محقق نامعلوم (اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور) اسلام، مسیحیت اور یہودیت میں دجال کا تصور، تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، محقق رفعت ناز شوکت (یونیورسٹی آف فیصل آباد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں دجال کی قوت اور اختیار میں سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا کردار [27]

مذکورہ مقالہ میں محقق نے دجال سے متعلقہ احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے جدید سائنسی ایجادات کو موضوع بحث بنایا ہے نیز انکی مماثلت کو تطبیقی انداز میں پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں بے بی وائس مشین، ہولو گرام، مصنوعی

بارش، مصنوعی فصلیں، جینیٹک انجینئرنگ، ہیومین کلوننگ کے ساتھ ساتھ آرٹی فیشل انٹیلی جنس کا ذکر ہے۔ گوگل سمارٹ، کونٹریکٹ لیزر، ورچوئل فوڈ، ہارپ ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل کرنسی، دجال کے مسلح ہونے کے ہتھیار ہیں۔ آخری حصے میں نتیجہ اور دجال سے بچاؤ کی دعا کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

تصور مہدی، دجال اور قرب قیامت[28]

مقالے میں امام مہدی کو حق اور دجال کو باطل کی آئیڈیلزم کے تحت شخصیت قرار دیتے ہیں۔ یہود و نصاری کے نظریات کی عکاسی کی گئی ہے اور اسی ضمن میں سامی اور غیر سامی مذاہب کے تصورات کو بھی بیان کیا گیا ہے، صحیح بخاری، مسلم اور موطا میں موجود احادیث کے حوالے سے امام مہدی کی شخصیت پر بھی بحث کی گئی ہے۔ پھر قرآن کی روشنی میں "مہدویت" کو دیکھا گیا ہے۔ اسی بحث کے دوران مرزا غلام قادیانی کی طرف سے دعوی مہدویت اور اس کے اسلامی تشخص کو پہنچنے والے نقصان پر بات کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے عنوان کو پیش نظر رکھا جائے تو مقالے میں حضرت مہدی اور عیسی علیہ السلام کو تو شامل بحث رکھا گیا ہے مگر دجال کا ذکر کم ملتا ہے۔

تذکار دجال، اطلاقات واشتباہات، یہودیت واسلام، تقابلی مطالعہ[29]

اس مقالے میں تینوں مذاہب سماویہ میں "مسیح موعود" کے تصور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان کے مطابق دجال ایک سپر پاور ہوگا جس کو مسلح کرنے کے لیے یہود مسلسل تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے مقالے میں ہارپ، بائیوچپ، ڈیتھ ریز، نیوکلئرری ایکٹر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس نوع کا بیان ملتا ہے کہ یہ شخص بیک وقت سائنس دان، انجینئر، ڈاکٹر، سیاست دان منصوبہ ساز ہوگا۔ اسکے علاوہ دجال کا ذکر احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ یہودیت کے پہلو سے بات کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ وہ تورات کا زبردست عالم ہوگا اخلاقی اصولوں کا دفاع کرکے عمل کی دعوت دے گا۔ ماحصل اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس شخص سے حضرت تمیم داری ؓ کی ملاقات ہوئی تھی وہ دجال نہیں بلکہ شیطان تھا۔

عصر دجالیت کے تین طاغوت، سورہ الکہف کی روشنی میں[30]

اس مقالے میں دجال اور کہف کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔ شرک کی تین اقسام کا ذکر ہے جو دجالیت کا ہی عکس ہیں۔ یہ شرک حاکمیت ہے، اور آج کل کے رائج نظام جمہوریت بھی اسی کی شکل ہیں۔ ایک شرک ربوبیت

ہے، سیکولرازم کے قائل شرک ربوبیت کے شکار ہیں۔ شرک کی ایک قسم، شرک عبودیت ہے، موجودہ سودی نظام اسی کی لپیٹ ہے۔ گویا ہم دجالی دور میں جی رہے ہیں، یہ تاثر دیا گیا ہے۔

دجالیات سے ایمانیات تک تدبرو تفکر کی آرزو[31]

یہ مقالہ دعوتی نوعیت کا ہے کہ جس میں مسلمانوں کو روحانی طور پر مضبوط ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ مقالہ بیان کرتا ہے کہ غیر مسلموں نے چاند پر قدم رکھا مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ٹکڑے انگلی کے اشارے سے کیے، لہذا مرعوب ہونے سے زیادہ ایمان کی مضبوطی پر عمل ہونا چاہیے۔ قرآنی آیات کے تناظر میں دجالیات اور ایمانیات کی وضاحت کی گئی ہے۔ خودی کا درس اور ذکر الٰہی کے خشوع اور خضوع کا تقاضا کیا گیا ہے۔ دعوت الی اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی ہے۔ نیت کی صفائی اور عمل کی کوشش شرط ہے۔

قیامت سے متعلق بعض پیشن گوئیاں[32]

حبیب الرحمان اعظمی اپنے اس مقالے میں علامات قیامت کو دعوت قطعیہ کا نام دیتے ہیں۔ ان علامات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں علامات بعیدہ، علامات متوسطہ، علامات قریبہ۔ بعیدہ گزر چکی ہیں متوسطہ سے ہم گزر رہے ہیں اور اور قریبہ آئیں گی جن میں دجال کا خروج، امام مہدی کا ظہور، حضرت عیسی کا نزول شامل ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس ضمن میں دجال کے بارے جتنی معلومات نبی ﷺ نے دیں وہ اس کو جاننے کے لیے کافی ہیں۔ اس مضمون میں دجال اور عیسیٰؑ کا تذکرہ عمومی انداز میں کیا گیا ہے جبکہ امام مہدی کا ذکر خاص معلوم ہوتا ہے۔

دجال مسیح: امت محمدیہ کے لیے ایک عظیم فتنہ[33]

مقالے کا آغاز ابوالاعلی مودودی کی فکر پر تبصرے سے ہوتا ہے کہ انہوں نے دجال کے وجود کا انکار اس لیے کیا کہ ان کے دور میں نہیں آیا۔ مقالے میں دجال سے متعلق انبیاء علیہم السلام کی تنبیہات، دجال کے خروج کا مقام، کیفیت وغیرہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس کی صفات اور خوارق کیا ہوں گی؟ مقالے میں فتنہ دجال سے بچنے کے لیے سورۃ الکہف کی اہمیت بیان کی گئی اور مکہ و مدینہ میں رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی: مسیح الدجال کی خدمت میں[34]

اس مقالہ میں ابو عمار سلیم نے انسان کی زندگی آزمائش ہے کے ضمن میں دجال کا ذکر خاص کیا ہے۔ ساتھ ہی یہود کو علم خاص دیا گیا جس کا ذکر قرآن میں ہے، مگر شیطان کے ساتھ معاہدہ کر کے تحالف بن گئے، کا بیان ہے۔ آج سود جتنا عام ہے یہ سب

یہود کی بدولت ہے۔دنیا کی معشیت پر قابض یہود،دجال کے کنڑول کے لیےاللہ کے ہم پلہ بناکر کھڑا کرنے کی کوشش میں ہیں۔اس مقصد کے لیے Terra Deforming ,AntiChrist, Laser and Hologram,Genetic Engineering,Cryonics,Regenerative Medicines,Stem cell Treatment,Artficial Intelligence,Brain Computer Interface,DNA,Automated Technology,Tesla,GPS,Automated Vehicles

وغیرہ کاذکر کیاہے۔اوران ایجادات کی نوعیت بتائی ہے۔آخر پر دجال کو شکست دینے کے طریقے بھی بیان کیے ہیں۔

دجال،مادہ پرستوں کا خدا[35]

اس مقالہ میں تنزیل صدیقی افغانستان کی جنگ اور قیدیوں سے بات شروع کرتے ہیں اور پھر ایک ایک کر کے گتھیوں کو کھولتے ہیں۔اس ضمن میں رچرڈ نکسن،بش،بلیئر کا بھی ذکر ہے۔عراقی صدر صدام کا بھی تذکرہ ہے جب انہوں نے اس جنگ کوام المحارب کا نام دیا تھا۔یہود کی سودی شکنجے میں مسلم ریاستوں کو جکڑنے کی کوششیں اوران کے ان کے ساتھ آئی ایم ایف،ورلڈ بینک کی کارکردگی کا حوالہ دیا گیاہے۔آخری سطور میں **End of Time Battles** کانام دیتے ہوئے اختتام کرتے ہیں کہ یہ تمام کارروائیاں دجال کی خدائی کے لیے ہیں جو مادہ پرستوں کا خدا ہو گا۔اگرچہ اب بتوں کو نہیں پوجا جاتا مگر مادہ پرست کی یہی سوچ ہوتی ہے کہ خدااس کے سامنے ہو،اور شرک شیطان کاسب سے بڑا ہتھیار ہے،ہر طرف دجال ہی مادہ پرستوں کا خدا بنا نظر آتاہے۔لہذا ضرورت ہے کہ ایمان باللہ اور توکل کا راستہ اپنایا جائے۔

دجال کی حقیقت اور ماہیت کیا ہے؟[36]

زیر نظر تحریر میں دجال اکبر کی ماہیت کے متعلق مختلف علماء کرام کی آراء کو پیش کیا گیاہے۔پہلا قول یہ ہے کہ یہ شیطان ہے اس قول کے امام قرطبیؒ،امام ذہبی،امام عبدالرحمان بن یحی المعلمی اور علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ بھی اسی رائے کے قائل ہیں۔اس بات کو لے کر محقق دلائل دیتے ہیں جس سے ثابت ہوتاہے کہ دجال شیطان نہ بھی ہو مگر اس کا واسطہ ابلیس سے ضرور ہے۔پھر دجال کا قرب قیامت آنا،مگر اس سے پناہ،حال میں مانگنا بھی ابلیس سے تعلق کو ثابت کرتاہے۔

نیز دجال کے اولاد نہ ہونے والی حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔پھر حدیث کے الفاظ کہ دجال سید نا عیسی علیہ

السلام کو دیکھ کر پگھلنا شروع ہو گا، بھی اس کے انسان ہونے کی نسبت شیطان ہونے پر دال ہیں، یا ممکن ہے کہ پیدائش موت انسان کی طرح ہو مگر اس میں ابلیس حلول کر جائے۔ لیکن ابلیس اور دجال کو ایک مان لینے سے تضادات جنم لیتے ہیں۔ حرف آخر یہی لکھا ہے کہ دجال کے بارے میں ایمان ہے کہ نزول ہو گا اور حدیث کے الفاظ کو حق مانتے ہیں کہ یہ انسان ہی ہو گا۔

دجال کون؟[37]

اس مقالہ میں دجال کے لفظی معنی کے ساتھ اس کے حلیے اور لقب پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز پیدائش میں اختلاف پر بحث ہے۔ اس ضمن میں حضرت تمیم داریؓ کی حدیث کا ذکر ہے۔ پھر اس کے بارے میں مختلف علماء کرام کی آراء بھی لکھی ہیں، لب لباب یہی ہے کہ دجال انسان ہو گا جو اپنی حوارق وعادات سے انسانیت کو گمراہ کرے گا۔

دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال[38]

مقالہ کے آغاز میں دجال کی فتنے سے محفوظ ہونے کیلیے "سورہ کہف" پڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے، اس کے بعد دجال کی صفات کا ذکر ہے۔ اس کی رفتار، اسکی آواز، زمین کے خزانوں پر دسترس، آسمان، بارش، پانی پر دسترس، مردوں کو زندہ کرنا، کوڑھی کو اچھا کرنا، وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر معجزے اور خوارق کا فرق ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پیغمبروں کو جب یہ کرامات دی گئیں تو معجزے کہلائے اور وہ شکر گزار بندے بنے، جبکہ دجال فسادی ہو گا اور خدائی کا دعوی کرے گا، حالانکہ کافر اس کے ماتھے پر لکھا ہو گا۔ لیکن مادیت پرستی کی وجہ سے کوئی بھی نہ پڑھ سکے گا۔ دجال علم الحیل جانتا ہو گا اور، حیلوں سے کام لے کر کفر پر مائل کرے گا۔

اس سلسلے میں روحانیت کا بڑھتا ہوا رجحان، عورتوں کا اس سے زیادہ لگاو، میڈیا کے ذریعے لوگوں کے اعصاب پر اثر انگیزی، دجال کی آمد سے پہلے اس کے دجاجلہ کا ہونا، دجال کی حکومت و اختیار وغیرہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس پورے مسئلے سے بچنے کے حل کے طور پر سورۃ الکہف کو ذکر کیا گیا ہے۔

آخرالزمان، دجال اور سازشیت [39]

سید سعادت اللہ حسینی نے اپنے مضمون "آخر زمان، دجال اور سازشیت" کے عنوان کے تحت مدلل بحث کی ہے۔ جس میں دجال، اس سے جڑی روایات کی حقیقت کے ساتھ اسکے خوارق کے بارے میں نظریات و تصورات کو دیکھا گیا ہے اور ساتھ ہی امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں اسلام کے غلبے کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ مقالے کا انداز دعوتی ہے اس لیے حضرت مہدی

کے انتظار میں بیٹھنے کے بجائے خود عمل کے میدان میں کار گر ہونے پر زور دیا ہے۔اسی طرح قیامت کے انتظار کے بجائے اسکی تیاری کرنے کی بات کی ہے۔اور دجال کو لے کر اسکے واقعات وتدابیر میں الجھنے کی بجائے،اپنے اعمال درستی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مضمون کے آخری حصے میں قرب قیامت کی برائیوں، شراب،زنا،بدسلوکی، قطع رحمی،،بد چلنی اور شرک کی برائیوں کے عام ہو جانے کی بات کی ہے کہ ان کی حیثیت امت کے لیے قیامت صغری کی سی ہے۔ یہاں انور شاہ کاشمیری کی بات کو بطور دلیل ذکر کرتے ہیں کہ ہر دور میں یاجوج ماجوج آتے رہیں گے۔صاحب مقالہ ابوالاعلی مودودی سے متعلقہ انکار دجال کے تصور کی نسبت کو بھی رد کرتے ہیں۔مقالے کا اختتام مسلم طرز عمل کے بیان پر ہے جس میں سورۃ الکہف پڑھنے اور سمجھنے کا اہتمام، اللہ سے مضبوط تعلق،استقامت دین،صبر پر عمل و تلقین،گناہوں سے بیزاری،اور فتنوں سے مقابلہ کے لیے تبلیغ دین کی ضرورت کے ساتھ نیک لوگوں کے ساتھ کو لازم قرار دیتے ہیں۔

ادیان ثلاثہ میں تصور دجال کا تقابلی جائزہ[40]

اس مقالہ میں یہود و نصاری کے دجال کے بارے میں عقائد بیان کیے گیے ہیں۔اور اسلام کی آمد عیسی علیہ السلام اور ظہور مہدی کے بارے میں تعلیمات کا ذکر ہے۔بش کو "دجال کا نمائندہ" قرار دیا گیا ہے۔اس بارے میں دلائل دیئے گئے ہیں۔ساتھ ہی مسلم مفکرین کی نظر میں دجال کے تصور کو دیکھا گیا ہے۔آخر پر بحث کو سمیٹتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہود کے نزدیک دجال نجات دہندہ ہے اور عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسی علیہ السلام ہیں، جبکہ مسلمان حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ حضرت مہدی پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

خاتمہ البحث

زیر نظر مقالہ میں دجال سے متعلق اردو ادبیات کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے جس میں مستقل کتابیں، جامعاتی اور مجلاتی مقالہ جات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ متعلقہ مواد کا مطالعہ بتاتا ہے کہ یہ تحریری کام تین نوعیتوں کے ہیں۔کچھ ایسے ہیں جو اسلام، یہودیت اور عیسائیت میں تصور دجال کے تقابلی مطالعے پر مبنی ہیں، دیگر چند کتب میں موجود زمانے کی ٹیکنالوجی، فکری فضا، اور ترقی کے مختلف پہلوؤں کو دجال کے بحث سے متعلق کر کے سمجھا گیا ہے۔ مقالہ جات میں جابجا دجال سے محفوظ رہنے کی تدابیر بیان کی گئی ہیں جن میں سورۃ الکہف کی تلاوت، اس کو سمجھنے پر زور دیا گیا ہے، دین کی روح کی سمجھ اور اعمال کی پیروی پر زور دیا گیا ہے۔ مجلاتی مقالات میں جو عنصر نمایاں ہے وہ تشریحی اور بیانیہ ہے۔ مقالہ نگاروں نے اسے سائنس، مادیت، حاکمیت کو جدیدیت کی آڑ میں کھوجنے کی سعی کی ہے۔

حوالہ جات

[1]عبداللہ اسلام، دور فتن، (الواقعہ، ستمبر، ۲۰۱۲)۔

[2]غلام رسول عدیم، دجال ایک تجزیاتی مطالعہ، (ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۲۱)۔

[3] رفعت ناز، اسلام, مسیحیت اور یہودیت میں دجال کا تصور, تقابلی وتجزیاتی مطالعہ, , یونیورسٹی آف فیصل آباد

[4]سمیرا اسرور ایم فل سکالر, فتنہ خروج دجال کے اثرات کا اسلام اور یہودیت کی تعلیمات کی روشنی میں تقابلی جائزہ, یونیورسٹی آف لاہور

[5] مدثر حسین سیال ایم فل سکالر، سامی ادیان میں تصور دجال کا تقابلی جائزہ, یونیورسٹی آف پنجاب

[6]رشید ارشد، احادیث فتن کی تفہیم کے اصول (کراچی، شعبہ تحقیق و تصنیف، فقہ اکیڈمی، ۲۰۲۳)

[7]اسرار عالم، یاساری الجبل! کیا دجال کی آمد آمد ہے؟ (کراچی، معارف الاسلامی، ۲۰۰۱)۔

[8]محمد ظفر اقبال، فتنہ دجال قرآن و حدیث کی روشنی میں، (لاہور، بیت العلوم، س،ن)۔

[9]شبیر ازہر میرٹھی، احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ (لاہور: دارالتذکرہ، ۲۰۰۵)۔

[10]یعنی راویوں نے محض اپنے اساتذہ کے تعلق کی بنیاد پر ان روایات کو قبول کیا ہے۔

[11]شاہ رفیع الدین دہلوی، آثار قیامت اور فتنہ دجال کی حقیقت، (لاہور، عمر پبلیکیشنز، ۲۰۰۵)۔

[12]اسرار عالم، معرکہ دجال اکبر، تکفیر، تدبیر، تعمیل، (نئی دہلی، دار العلم، ۲۰۰۵)۔

[13]اسرار عالم، فتنہ دجال اکبر، خطرات و تدابیر، (نئی دہلی، دار العلم، ۲۰۰۷)۔

[14]رضی الدین سید، معرکہ عظیم، (کراچی، نیشنل اکیڈمی آف ریسرچ، ۲۰۰۷)۔

[15]عاصم عمر، تیسری جنگ عظیم اور دجال، (کراچی، الھجرہ پبلیکیشنز، ۲۰۰۹)۔

[16]عاصم عمر، برمودہ تکون اور دجال، (کراچی، الھجرہ پبلیکیشنز، ۲۰۰۹)۔

[17]ابولبابہ شاہ منصور، دجال کون کب کہاں؟، (کراچی الفلاح، ۲۰۱۰)۔

[18]ابولبابہ شاہ منصور، دجال ۲، عالمی ریاست ابتدا سے انتہا تک، (کراچی، السعید، ۲۰۱۰) ۔

[19]ابولبابہ شاہ منصور، دجال ۳، کراچی، السعید، (www.PAKSOCIETY.COM)۔

[20]عمران ایوب لاہوری، دجال اور علامت قیامت، (لاہور، الحدیث پبلیکیشنز، ۲۰۱۱)۔

[21]عمران ایوب لاہوری، فتنہ دجال اور اس سے نجات کا راستہ، (یوپی، مکتبہ الفہیم موناتھ بھنجن، ۲۰۱۴)۔

[22]گوہر مشتاق، ایک آنکھ والا دجال، (لاہور، راناپرنٹرز، ۲۰۱۲)۔

[23]امان احمد قاسمی، دجال اکبر، (یوپی، سنہرا بلرام امبیڈکر نگر، ۲۰۱۸)۔

[24]مدثر حسین سیال، دجال اور قیامت کی نشانیاں، (لاہور، میٹرو پرنٹرز، ۲۰۲۲)۔

25 عبید اللہ لطیف، حقیقت دجال اور فتنہ قادیانیت،(فیصل آباد، ختم النبیین اکیڈمی، ۲۰۲۲)۔

26 نوشین ظہیر، دجالی نظام کے خدوخال اور حضرت عیسیٰؑ کا خاتمہ دجال: اسلامی تناظر میں،(سردار بہادر خان وومین یونی ورسٹی، کوئٹہ، ایم فل ۲۰۲۴)۔

27، وقار اسحاق, ایاز احمد شاہ, حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں قوت اور اختیار میں سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا کردار (المیزان ریسرچ جرنل آف سوشل سائنسز, جنوری تا جون 2022)17-26۔

28 محمد وقاص، تصور مہدی، دجال، اور قرب قیامت، باب العلم، ۲۰۱۰۔

29 زاہد لطیف، طاہرہ بشارت، تذکار دجال، اطلاقات و تشبیہات، یہودیت اور اسلام، تقابلی مطالعہ،(القلم، جون ۲۰۱۱)۔

30 محمد تنزیل صدیقی الحسینی، ٔسر دجالیت کے تین طاغوت، سورہ الکہف کی روشنی میں،(الوقعہ، اکتوبر ۲۰۱۳)۔

31) محمد احمد، دجالیات سے ایمانیات تک تدبر و تفکر کی آرزو،(الواقعہ، جولائی ۱۳ ۲۰۔

32 حبیب الرحمان اعظمی، قیامت سے متعلق بعض پیشن گوئیاں،(نیو دہلی، ماہنامہ دار العلوم، مئی ۲۰۱۴)۔

33 ابو عدنان سعید الرحمان، دجال مسیح: امت محمدیہ کے لیے ایک عظیم فتنہ،(بہار، برندابن، مغربی چمپارن، دسمبر ۲۰۱۶)۔

34 ابو عمار سلیم، جدید ٹیکنالوجی، مسیح دجال کی خدمت میں،(الواقعہ، فروری ۲۰۱۹)۔

35 محمد تنزیل صدیقی الحسینی، دجال مادہ پرستوں کا خدا،(الواقعہ، فروری، ۲۰۱۹)۔

36 محمد شاہ رخ خان، دجال کی حقیقت اور ماہیت کیا ہے؟،(الواقعہ، مارچ، ۲۰۱۹)۔

37 اصغر روحی، دجال کون؟(الواقعہ، مارچ ۲۰۱۹)۔

38 مناظر احسن گیلانی، دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال،(الواقعہ، اکتوبر، ۲۰۱۹)۔

39 سعادت اللہ حسینی، آخر الزامان، دجال اور سازشیت،(دہلی، ماہنامہ زندگی نو، جولائی ۲۰۲۰)۔

40 انوار الحق، عبد الخالق، ادیان ثلاثہ میں تصور دجال کا تقابلی مظالعہ (المہدی ریسرچ جرنل، اکتوبر تا دسمبر، ۲۰۲۰)۔

References

Abdullah Islam, *Daur-e-Fitna*, (*Al-Waqiah*, September 2012).

Ghulam Rasool Adeem, *Dajjal: Aik Tajziyati Mutalia*, (*Mahnama Al-Shariah*, June 2021).

Riffat Naz, *Islam, Masihiyat aur Yahudiyat mein Dajjal ka Tasawwur: Taqabli wa Tajziyati Mutalia*, University of Faisalabad.

Sameera Sarwar (MPhil Scholar), *Fitna Khurooj-e-Dajjal ke Asraat ka Islam aur Yahudiyat ki Taleemat ki Roshni mein Taqabli Jaiza*, University of Lahore.

Mudassir Hussain Siyal (MPhil Scholar), *Sami Adyan mein Tasawwur-e-Dajjal ka Taqabli Jaiza*, University of Punjab.

Rasheed Arshad, *Ahadees-e-Fitna ki Tafheem ke Usool* (Karachi: Shoba Tehqiqat wa Tasneef, Fiqh Academy, 2023).

Asrar Alam, *Ya Saari al-Jabal! Kya Dajjal ki Aamad Aamad Hai?* (Karachi: Ma'arif Islami, 2001).

Muhammad Zafar Iqbal, *Fitna Dajjal: Quran wa Hadith ki Roshni Mein* (Lahore: Bait-ul-Uloom, s.n.).
Shabbir Azhar Meeruthi, *Ahadees-e-Dajjal ka Tehqiqi Mutalia* (Lahore: Dar-ut-Tazkira, 2005).
Shah Rafi-ud-Din Dehlvi, *Aasar-e-Qayamat aur Fitna-e-Dajjal ki Haqiqat* (Lahore: Umar Publications, 2005).
Asrar Alam, *Ma'arika-e-Dajjal Akbar: Takfeer, Tadbeer, Tameel* (New Delhi: Dar-ul-Ilm, 2005).
Asrar Alam, *Fitna-e-Dajjal Akbar: Khatarat wa Tadabeer* (New Delhi: Dar-ul-Ilm, 2007).
Razi-ud-Din Syed, *Ma'arika-e-Azeem* (Karachi: National Academy of Research, 2007).
Aasim Umar, *Teesri Jang-e-Azeem aur Dajjal* (Karachi: Al-Hijrah Publications, 2009).
Aasim Umar, *Bermuda Trikon aur Dajjal* (Karachi: Al-Hijrah Publications, 2009).
Abu Lubaba Shah Mansoor, *Dajjal: Kaun, Kab, Kahan?* (Karachi: Al-Falah, 2010).
Abu Lubaba Shah Mansoor, *Dajjal 2: Aalami Riyasat Ibtida se Intiha Tak* (Karachi: Al-Saeed, 2010).
Abu Lubaba Shah Mansoor, *Dajjal 3* (Karachi: Al-Saeed, [Online: www.PAKSOCIETY.COM]).
Imran Ayub Lahori, *Dajjal aur Alamat-e-Qayamat* (Lahore: Al-Hadith Publications, 2011).
Imran Ayub Lahori, *Fitna-e-Dajjal aur Is se Najat ka Rasta* (UP: Maktaba Al-Faheem, Mounath Bhanjan, 2014).
Gauhar Mushtaq, *Aik Aankh Wala Dajjal* (Lahore: Rana Printers, 2012).
Aman Ahmed Qasmi, *Dajjal-e-Akbar* (UP: Sunhera Balram Ambedkar Nagar, 2018).
Mudassir Hussain Siyal, *Dajjal aur Qayamat ki Nishaniyan* (Lahore: Metro Printers, 2022).
Ubaidullah Latif, *Haqeeqat-e-Dajjal aur Fitna-e-Qadianiat* (Faisalabad: Khatm-ul-Nabiyeen Academy, 2022).
Nosheen Zaheer, *Dajjali Nizam ke Khadokhal aur Hazrat Isa (AS) ka Khatma-e-Dajjal: Islami Tanazur Mein* (Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, MPhil, 2024).
Waqar Ishaq, Ayaz Ahmed Shah, *Huzoor (SAW) ki Hadith ki Roshni Mein Quwwat aur Ikhtiyar mein Science aur Jadeed Technology ka Kirdar* (*Al-Meezan Research Journal of Social Sciences*, January-June 2022), 17-26.
Muhammad Waqas, *Tasawwur Mehdi, Dajjal, aur Qurb-e-Qayamat* (Bab-ul-Ilm, 2010).
Zahid Latif, Tahira Basharat, *Tazkar-e-Dajjal: Itlaqaat wa Tashbihat, Yahudiyat aur Islam ka Taqabli Mutalia* (*Al-Qalam*, June 2011).
Muhammad Tanzil Siddiqi Al-Husseini, *Sir-e-Dajjaliyat ke Teen Taghoot: Surah Al-Kahf ki Roshni Mein* (*Al-Waqiah*, October 2013).
Muhammad Ahmed, *Dajjaliyat se Imaniyat Tak: Tadabbur wa Tafakkur ki Arzoo* (*Al-Waqiah*, July 2013).
Habib-ur-Rahman Azami, *Qayamat se Mutaliq Baaz Peshin Goyiyan* (New Delhi: Mahnama Dar-ul-Uloom, May 2014).
Abu Adnan Saeed-ur-Rahman, *Dajjal Masih: Ummat-e-Muhammadiya ke Liye Aik Azeem Fitna* (Bihar: Baranda Ban, Maghribi Champaran, December 2016).
Abu Ammar Saleem, *Jadeed Technology: Maseeh-e-Dajjal ki Khidmat Mein* (*Al-Waqiah*, February 2019).
Muhammad Tanzil Siddiqi Al-Husseini, *Dajjal: Madah Paraston ka Khuda* (*Al-Waqiah*, February 2019).
Muhammad Shah Rukh Khan, *Dajjal ki Haqiqat aur Mahiyat Kya Hai?* (*Al-Waqiah*, March 2019).
Asghar Ruhi, *Dajjal Kaun?* (*Al-Waqiah*, March 2019).
Munazir Ahsan Gilani, *Dajjali Fitna ke Numayan Khadokhal* (*Al-Waqiah*, October 2019).
Saadatullah Husseini, *Aakhir-uz-Zaman, Dajjal aur Saazishiyat* (Delhi: Mahnama Zindagi Nou, July 2020).
Anwar-ul-Haq, Abdul Khaliq, *Adyan-e-Salasa mein Tasawwur-e-Dajjal ka Taqabli Mutalia* (*Al-Mahdi Research Journal*, October-December, 2020).